

بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا تو پھر سوتے وقت حلق میں پانی جانے سے روزہ کیوں ٹوٹتا

ہے؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک طرف تو یہ حکم بیان کیا جاتا ہے کہ روزہ دار بھول کر کھاپی لے اگرچہ پیٹ بھر کر کھالے تب بھی روزہ نہیں ٹوٹے گا، دوسری طرف بہار شریعت میں یہ بھی مسئلہ بیان ہوا ہے کہ ”سوتے میں پانی پی لیا یا کچھ کھایا یا منہ کھولا تھا اور پانی کا قطرہ یا اول حلق میں جا رہا روزہ جاتا رہا۔“ عقل کے اعتبار سے دیکھا جائے تو سونے والا معذور سمجھ میں آتا ہے جبکہ بھول کر کھانے پینے والا اس درجے کا معذور سمجھ میں نہیں آتا جس درجے کا سونے والا ہے، تو ان دونوں مسائل میں فرق کیوں ہے؟

جواب

مسلمان کا عبادت کی نیت سے صبح صادق سے لے کر آفتاب غروب ہونے تک خود کو کھانے پینے اور جماع سے روکے رکھنے کا نام شرعاً روزہ ہے۔ اس کے مطابق قاعدہ تو یہی ہونا چاہیے کہ اگر کسی نے بھولے سے کھاپی لیا تو روزہ ٹوٹ جانا چاہیے جس طرح سونے کی حالت میں اگر منہ میں پانی وغیرہ کا قطرہ چلا گیا اور حلق سے اتر گیا تو روزہ ٹوٹ جاتا ہے، کیونکہ دونوں صورتوں میں ہی روزے کا رکن (کھانے پینے، جماع سے رکنا) فوت ہو رہا ہے، لیکن چونکہ بھول کر کھانے پینے کے بارے میں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے کہ بھول کر کھانے پینے والے کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی روزے کو مکمل کرنے کا حکم فرمایا، جس سے معلوم ہوا کہ بھول کر کھانے پینے سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، لہذا اس حدیث کی وجہ سے بھول کر کھانے پینے والے کو روزہ ٹوٹنے کے قاعدے سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے اور اس کا الگ سے حکم بیان کیا گیا ہے۔

دوسری وجہ یہ ہے کہ انسان پر بھول جانے کی کیفیت کثرت سے طاری ہوتی رہتی ہے، جبکہ سونے والے کا کھانا پینا یا حلق میں قطرہ چلا جانا نادرًا کبھی بھار ہو سکتا ہے، اس لئے جو چیز کثرت سے وقوع میں آنے والی تھی اسے معاف رکھا گیا اور جو چیز نادرًا وقوع پذیر ہوتی ہے، اس سے روزہ ٹوٹنے کا حکم دیا گیا۔

روزے کی حقیقت کے بارے میں اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے ”وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّىٰ يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتُمُوا الصِّيَامَ إِلَى الْبَيْتِ“ ترجمہ کنز الایمان: اور کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تمہارے لئے ظاہر ہو جائے سفیدی کا ڈورا، سیاہی کے ڈورے سے پوچھ کر، پھر رات آنے تک روزے پورے کرو۔ (پارہ 2، سورۃ البقرۃ، آیت 187)

بھول کر کھانے پینے والے کا روزہ نہیں جاتا، حدیث پاک میں ہے: ”عن أبي هريرة رضي الله عنه، عن النبي صلى الله عليه وسلم، قال: إذا نسي فأكل وشرب، فليتم صومه، فإنما أطعمه الله وسقاه“ ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جب روزہ دار بھول جائے اور وہ کھاپی لے تو اپنا روزہ مکمل کر لے، کیونکہ اسے اللہ نے کھلایا پلایا ہے۔ (بخاری شریف جلد 1، صفحہ 350، مطبوعہ لاہور)

حدیث کی وجہ سے بھول کر کھانے والے کا وہ حکم نہیں ہوگا جو سونے والے کا ہے۔ اصول السرخصی میں شمس الائمہ محمد بن احمد السرخصی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ”و كذلك بقاء الصوم مع الأكل والشرب ناسيا فإنه معدول به عن القياس بالنص لأن ركن الصوم ينعدم بالأكل مع النسيان والركن هو الكف عن اقتضاء الشهوات وأداء العبادة بعد فوات ركنها لا يتحقق فعدنا أنه عن معدول به عن القياس فلم يجز تعدية الحكم فيه إلى المخطيء والمكروه والنائم يصب في حلقه بطريق التعليل“ ترجمہ: اسی طرح بھول کر کھاپی لینے کے باوجود روزے کا باقی رہنا بھی قیاس سے ہٹ کر نص کی وجہ سے ہے کیونکہ بھول کر کھاپی لینے سے بھی روزے کا رکن معدوم ہو گیا، اور وہ رکن یہ تھا کہ مخصوص شہوات کو پورا کرنے سے رکے رہنا، اور عبادت کا رکن فوت ہونے کے باوجود بھی عبادت کا ادا ہو جانا متحقق نہیں ہو سکتا، اس سے ہم نے جانا کہ بھول کر کھانے پینے والے کا روزہ باقی رہنے کا حکم قیاس سے ہٹ کر ہے، لہذا علت کو دیکھتے ہوئے یہ جائز نہیں ہوگا کہ بھولنے والے کے حکم کو کسی دوسرے (یعنی غلطی سے کھانے پینے والے، یا جس کو زبردستی کھلایا پلایا گیا یا سونے والے کے حلق میں قطرہ چلا گیا) کی طرف متعدی کیا جائے۔ (اصول السرخصی جلد 2، صفحہ 153، مطبوعہ بیروت)

روزے کے علاوہ بھی کئی مسائل ہیں جہاں شریعت مطہرہ نے سونے والے کے سونے کو عذر نہیں مانا جیسا کہ رد المحتار میں فرمایا: ”و ليس هو كالناسي لأن النائم أو ذاهب العقل لم تؤكل ذبيحته وتؤكل ذبيحة من نسي التسمية بحر عن الخانية قال الرحمتي ومعناه: أن النسيان اعتبر عذرا في ترك التسمية بخلاف النوم والجنون فكذا يعتبر عذرا في تناول المفطر لأن النسيان غير نادر الوقوع، وأما الذبح وتناول المفطر في حال النوم والجنون فنادر فلم يلحق بالنسيان“ ترجمہ: سونے والا، بھولنے والے کی طرح نہیں ہے، کیونکہ سونے والے کا یا جس کی عقل چلی گئی ہو، ان دونوں کا ذبیحہ حلال نہیں ہوتا، جبکہ جو شخص جانور ذبح کرتے وقت بسم اللہ پڑھنا بھول جائے، اس کا ذبیحہ حلال ہوتا ہے، اس کو البحر الرائق میں خانہ کے حوالے سے ذکر کیا گیا۔ علامہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں: اس کا مطلب یہ ہے کہ بھولنے کو بسم اللہ نہ پڑھنے میں عذر مانا گیا ہے جبکہ سونے یا جنون کو ذبیحہ میں عذر نہیں مانا گیا، اسی طرح روزے کی حالت میں بھولے سے کھانے پینے کو عذر مانا گیا ہے کیونکہ بھولنا نادر نہیں ہے (بلکہ کثرت سے واقع

ہوتا ہے) جبکہ سونے کی حالت میں روزہ دار کا کھانا، یا جنون طاری ہونے کی حالت میں ذبح کرنا، نادر ہے لہذا اسے بھولنے کے حکم کے

ساتھ لاحق نہیں کیا جائے گا۔ (ردالمحتار جلد 3، صفحہ 429، مطبوعہ کوئٹہ)

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ عَزَّ وَجَلَّ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ

مجیب: مولانا محمد فراز عطاری مدنی

فتویٰ نمبر: Gul-3160

تاریخ اجراء: 13 شوال المکرم 1445ھ / 22 اپریل 2024ء



دارالافتاء
www.fatwaqa.com

Dar-ul-Ifta Ahlesunnat (Dawat-e-Islami)



www.fatwaqa.com



daruliftaahlesunnat



DaruliftaAhlesunnat



Dar-ul-ifta AhleSunnat



feedback@daruliftaahlesunnat.net